بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیوں کا حج اور سعودی حکومت

عبدلقدوس محمدی

یوں تو انسان ہمیشہ ہی اللہ رب العزت کی اس نعمت پر شاداں وفرحاں رہتا ہے کہ اللہ نے ایمان کی دولت، توحید کا عقیدہ، ہدایت کی نعمت اور نبی اکرم ﷺ کی غلامی کا شرف نصیب فرمایا لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں جب انسان اس نعمت پر سراپا تشکر وامتنان بن جاتا ہے۔میں ذاتی طور پر زندگی میں دو مواقع پر جن کیفیات سے گزرا وہ ناقابل بیان ہیں۔نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو جانا ہوا تو بتوں کے اس شہر میں جب بڑے بڑے بت دیکھے، بے حس وحرکت اور بے جان معبودانِ باطلہ کے گردوپیش میں آوارہ کتوں کے ڈیرے، بندروں کی بتوں کے ساتھ اٹھکھیلیاں، بتوں کے چرنوں پر سجدہ ریز نادان انسان اور سب سے بڑھ کر یہ کہ فٹ پاتھوں پر بکتے ہوئے جھوٹے خداؤں کو دیکھ کر لرز اٹھا۔سوچا اللہ نے کتنا بڑا احسان فرمایا کہ توحید کی روشنی بخشی، ایمان کا نور عطا فرمایا۔اپنی ذات کی معرفت اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت سے نوازا۔اگر خدانخواستہ اللہ کا فضل وکرم شاملِ حال نہ ہوتا اور ہم بھی یہیں کہیں بدھ بھکشو بنے بیٹھے ہوتے، کسی بت کے چرنوں میں جبین نیاز جھکائے ہوئے، کسی مندر پر نذرانے اور نیازیں دینے آتے اور کسی مندر کی گھنٹیاں بجانے لگتے تو ہم کیا کر سکتے تھے؟ سوالات تھے اور عجیب وغریب سوالات...... کیفیات واحساسات کا ہجوم تھا کہ امڈا چلا آ رہا تھا اور ضبط کے بندھن ٹوٹتے چلے جا رہے تھے......

الحمدللہ اس دن بتوں کے شہر میں تشکر وامتنان کی جو کیفیت نصیب ہوئی آج بھی سوچتا ہوں تو مجھے عجیب طمانیت محسوس ہوتی ہے اور دوسرا موقع وہ تھا جب اللہ نے حرمین شریفین حاضری کی سعادت بخشی۔جب حدودِ حرم میں داخلے کا مرحلہ آیا اور حرمین شریفین کے داخلی راستوں پر ’’للمسلمین فقط‘‘ کے سائن بورڈ پر نظر پڑی، تو نہ پوچھیے کیا کیفیت تھی؟ غیر مسلموں کے لیے جدا ہوتا ہوا راستہ، ان کو دھتکارتے ہوئے سائن بورڈ، حرمین شریفین سے تیزی سے بڑھتے ہوئے قرب کا احساس انسان کو نہال کر دیتا ہے۔آدمی سوچتا ہے کہ اگر ایمان کی دولت نہ ہوتی اور مادرِ مہربان کی طرح آج حرمین شریفین نے اپنی آغوش میں نہ لیا ہوتا تو اس در سے دھتکارے ہوئے کہاں جاتے؟ اگر حرمین شریفین کے داخلی راستے ہمارے لیے بھی بند ہوتے تو اس سے بڑھ کر اور محرومی کیا ہوتی؟ اور پھر آدمی تصور ہی تصور میں آخرت میں پہنچ جاتا ہے کبھی یوں لگتا ہے جیسے حرمین شریفین کی حدود جنت کا حصہ ہیں اور جنت میں داخلے کے لیے ایمان کا پروانہ ضروری ہے، کبھی یوں لگتا ہے جیسے حرمین شریفین دید کے ترسے ہوئے لوگوں کی برسوں کی پیاس بجھانے کے سرچشمے ہیں اور کچھ کم نصیب ان سرچشموں سے کسبِ فیض سے محروم ہیں۔ان کیفیات کے ساتھ ساتھ اس موقع پر سعودی حکمرانوں کے لیے بھی دل سے بہت دعائیں نکلتی ہیں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ حرمین شریفین کی خدمت کی اعلیٰ مثال قائم کی بلکہ حرمین شریفین کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے جس طرح انہوں نے حدودِ حرم میں غیر مسلموں کا داخلہ روکنے کا آج تک اہتمام کر رکھا ہے اس پر اگر انہیں داد نہ دی جائے تو یقیناً ناانصافی ہوگی۔کیا کیا حالات نہیں آئے؟ جبر کے کیسے کیسے موسموں سے نہیں گزرنا پڑا؟ دنیا بھر کے کفار کی نظریں حجاز مقدس اور حرمین شریفین پر لگی رہیں لیکن آفرین ہے ان لوگوں پر جنہوں نے ان مشرکین کے ناپاک قدم کم ازکم حرمین شریفین کی حدود میں نہیں پڑنے دیے۔

میں جب بھی حرمین شریفین کی حدود میں داخلے کے وقت کو یاد کرتا ہوں تو عجیب سرشاری کی کیفیت نصیب ہوتی ہے لیکن ان دنوں ایک عجیب قلق سے گزر رہا ہوں، سوچتا ہوں حدودِ حرم میں غیر مسلموں کے داخلے کے حوالے سے اتنے اہتمام کے باوجود قادیانی دنیا کے وہ بدترین کفار ہیں جو نہ صرف یہ کہ حدودِ حرم میں داخل بھی ہوتے ہیں بلکہ جھوٹ موٹ میں حج وعمرہ بھی کرتے ہیں۔پہلے پہل سنا کرتے تھے کہ قادیانی حرمین شریفین جاتے ہیں لیکن یقین نہیں آتا تھا گزشتہ سال جب یہ سنا کہ ایک قادیانی ٹور آپریٹر کو حج کوٹہ الاٹ کیا گیا تو حیرت کی انتہاء نہ رہی وہ معاملہ تو اللہ کے فضل وکرم اور غیور اہل ایمان کی بیداری کی برکت سے وقت دب گیا لیکن اس دفعہ کے موسمِ حج میں بعض احباب نے قادیانیوں کے اخبار الفضل اور دیگر ذرائع ابلاغ میں قادیانیوں کے لیے حج کے حوالے کے جاری تشہیری مہم کی طرف توجہ دلائی تو حیرت میں مزید اضافہ ہوا پھر اس معاملے پر جب زیادہ گہری نظر ڈالی اور کچھ چھان بین شروع کی تو معلوم ہوا کہ قادیانی حرمین شریفین میں داخلے کے لیے مختلف سوانگ رچاتے ہیں۔اگر پاکستان سے ان کے حج لیے جانے میں مشکلات ہوں تو وہ دنیا کے دیگر ممالک سے مختلف طریقوں سے اپنی شناخت چھپا کر اس مقدس سرزمین پر جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔اس وقت دنیا کے بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں کے قادیانی حرمین شریفین جانے کی کوشش کرتے ہیں۔گزشتہ کچھ عرصے کے دوران غیر معروف قادیانی نہیں بلکہ ان کے بعض معروف گُرو بھی حرمین شریفین کا تقدس مجروح کر کے واپس لوٹے ہیں۔قادیانیوں کے حرمین شریفین کی حدود میں داخلے کا ایک افسوسناک پہلو تو یہ ہے کہ حدودِ حرم میں دنیا کا کوئی بھی غیر مسلم اپنے عہدے، طاقت، دولت سمیت کسی چیز کے بل بوتے پر داخل نہیں ہو سکتا جبکہ یہ ایسا شاطر گروہ ہے جو اپنی مکاری وعیاری کی بنیاد پر حدودِ حرم میں گھس جاتا ہے لیکن اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ لوگ حرمین شریفین میں داخلے کی کوشش حج وعمرہ کے لیے نہیں کرتے بلکہ کفر وارتداد کے جراثیم پھیلانے کی غرض سے حرمین شریفین جاتے ہیں چنانچہ قادیانیوں کے اپنے الفاظ میں مکہ مکرمہ جانے کی غرض وغایت پڑھ لیجیے۔قادیانی خلیفہ مرزا محمود کا خطبہ جمعہ جو 14 جولائی 1921ء کے اخبار الفضل جلد نمبر 9 شمارہ نمبر 4 کے صفحہ

8 پر چھپا ہے اس میں مرزا محمود کہتا ہے

’’بچپن سے میرا خیال ہے جس کا میں نے دوستوں سے بارہا ذکر بھی کیا کہ احمدیت (قادیانیت) کے پھیلنے کا مضبوط قلعہ مکہ مکرمہ اور دوسرے نمبر پر پورٹ سعید ہے جہاں سے ساری دنیا کے جہاز گزرتے ہیں اگر کوئی وہاں پہنچ جائے اور احمدیت کا لٹریچر تقسیم کرے تو ساری دنیا میں احمدیت کو پہنچا سکتا ہے اور ایسے ایسے علاقوں میں بھی حضرت (مرزا قادیانی) کا پیغام پہنچ سکتا ہے جہاں ہم نہیں جاسکتے تاہم مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے وہاں کے لوگ سب سے زیادہ ہمارے کام آسکتے ہیں‘‘

اور پھر صرف کفر وارتداد کا معاملہ ہی نہیں بلکہ قادیانی چونکہ اسلام دشمن قوتوں کے ایجنٹ اور خود مرزا قادیانی کے بقول انگریز کے خود کاشتہ پودے ہیں اس لیے وہ غیر مسلم جو اپنے اعلانیہ کفر کی بنیاد پر حدودِ حرم میں داخل نہیں ہوسکتے وہ اپنی جاسوسی، سازشوں اور شرارتوں کی غرض سے ان قادیانیوں کو حرمین شریفین بھجواتے ہیں۔ حال ہی میں سعودی عرب کے بعض علاقوں سے ایسے قادیانی گرفتار ہوئے جو وہاں اپنی سازشوں اور ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف عمل تھے اور ان سے بڑی مقدار میں لٹریچر بھی برآمد ہوا اس سے خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ معاملے کی نوعیت اور سنگینی کیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ قادیانیوں کے حرمین شریفین جانے کے معاملے کو عرب اسرائیل تعلقات کے تناظر میں ضرور دیکھنا چاہیے کیونکہ قادیانی وہ گروہ ہے جو یہودیت اور صیہونیت کا نہ صرف یہ کہ آلہ کار ہے بلکہ اس وقت بھی اسرائیل کی فوج میں سینکڑوں قادیانی موجود ہیں۔ جب فوج کا یہ عالم ہے تو خود اندازہ کیجیے کہ موساد کے کتنے ایجنٹ قادیانی ہوں گے؟ اس لیے قبلہ اول پر غاصبانہ قبضہ برقرار رکھنے والا اسرائیل اسی گروہ کے ذریعے موجودہ قبلہ کی اجتماعیت توڑنے کے درپے ہے اور اس مقصد کے لیے قادیانیوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ حج یا عمرے کے لیے جانے والے قادیانی اپنے اس سفر کو سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں وہ اپنے نام نہاد حج اور عمرے کی بنیاد پر لوگوں کے سامنے خود کو مسلمان باور کروا کر رفتہ رفتہ انہیں اپنے دامِ تزویر میں پھنسا لیتے ہیں اس لیے قادیانیوں کے حرمین شریفین جانے کے معاملے کو نہ صرف یہ کہ دنیا بھر کے تمام مسلمانوں بالخصوص علماء کرام کو بہت سنجیدگی سے لینا چاہیے بلکہ اس کی روک تھام کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

بالخصوص سعودی حکومت کو اس معاملے میں بہت محتاط اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے اور دنیا کے جس ملک سے بھی جس قسم کا بھیس بدل کر قادیانی حدودِ حرم میں آنے کی کوشش کریں انہیں باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کیونکہ قادیانی ہمیشہ امت مسلمہ میں افتراق وانتشار کا سبب بنتے رہے، انگریزوں کی جاسوسی اور خدمت سرانجام دیتے رہے اگر وہ حدودِ حرم میں بھی داخل ہونے لگیں گے تو وہاں بھی افتراق واختلاف اور بدامنی کا باعث بنیں گے اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور شرارتوں میں ہی مصروف عمل رہیں گے۔ اس معاملے کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور اگر کسی کو بھی کسی قادیانی کے حج یا عمرہ کے لیے جانے کے پروگرام کا علم ہو تو اسے چاہیے کہ تحفظ ختم نبوت محاذ پر سرگرم عمل جماعتوں بالخصوص متعلقہ سعودی سفارتخانوں کو ضرور مطلع کریں۔ خاص طور پر بیرون ملک مقیم تمام مسلمان خود کو حرمین شریفین کا چوکیدار سمجھتے ہوئے قادیانیوں کے حدودِ حرم میں داخلے کی مذموم کوششوں کی روک تھام میں اپنا کردار ضرور ادا کریں۔

اللہ ہمارا حامی وناصر ہو اور قادیانیوں سمیت تمام کفار کے شر سے اسلام، اہل اسلام، حرمین شریفین اور خادمین حرمین شریفین کی حفاظت فرمائے۔ آمین